سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل
مجلہ محی الدین فیصل آباد
شمارہ نمبر 13
جمادی الثانی
1436ھ
2015ء
حضرت سیدنا صدیقِ اکبر نمبر
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق
حضرت داتا گنج بخش کی نظر میں
شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
منقبت حضرت سیدنا صدیقِ اکبر
محب و محبوب میں مماثلت
سوزِ صدیق
یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق
ذکرِ جمیل سیدنا ابوبکر صدیق
عقیدتوں کا نذرانہ
سیدنا صدیق اکبر
ایک مثالی شخصیت
اقوال مبارکہ
حضرت سیدنا صدیقِ اکبر

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل

نقیب صبح سعادت

مجلہ محی الدین فیصل آباد

شمارہ نمبر 13۔ جمادی الثانی 1436ھ 2015ء

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

بفیضانِ نظر سلطان الاولیاء حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی

زیرِ ظلِ عاطفت

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب

زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

زیرِ سرپرستی

صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب

صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب

صاحبزادہ پیر زاہد قاسم صدیقی صاحب

مجلسِ ادارت

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب

شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب

علامہ محمد معظم الحق محمودی صاحب

علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد صاحب

پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب

مدیرِ اعلیٰ

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیرِ معاون

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

مدیر

محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

ہدیہ:۔/10 روپے

مجلسِ رفقاء

خلیفہ مشتاق احمد علائی صدیقی

خلیفہ طارق جمیل صدیقی، خلیفہ محمد بشیر صدیقی

شیخ بشیر داؤد صدیقی، شیخ محمد آصف صدیقی

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ، ڈاکٹر محمود یوسف شیخ

حاجی محمد عادل صدیقی، شیخ محمد نعیم صدیقی

پیر سید شہباز شاہ، میاں عقیل احمد صدیقی

محمد صفدر صدیقی، محمد رمضان ڈوگر صدیقی

محمد عاطف امین صدیقی، محمد یٰسین صدیقی

حاجی حامد محمود صدیقی، حاجی محمد شبیر صدیقی

محمد بابر صدیقی، انعام الحق صدیقی

صوفی غلام رسول شرقپوری، محمد اظہر صدیقی

قیصر سبحانی صدیقی، محمد ہمایوں صدیقی

اس شمارے میں

کمپوزنگ: محمد عثمان قادری • ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

جُملہ ممبران

محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

رابطہ آفس

فاروق آرٹس

سیکنڈ فلور وکیلاں والی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

ناشر: صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

جامع مسجد محی الدین

سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

شیخ نورانی زرہ آگہ کُند ‖ با سُخن ہم نور را ہمرہ کُند

شیخ نورانی اللہ کی راہ سے آگاہ کرتا ہے ‖ اپنے کلام کے ساتھ نور کو بھی ہمراہ کر دیتا ہے

(مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ)

قدوۃ السالکین قاسمِ فیضانِ نبوت

غواصِ بحرِ معرفت فروزاں خواجہ خواجگان اعلیٰ حضرت

پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

سالانہ عرسِ مبارک

2 روزہ

بفیضانِ نظر

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت

سرتاجِ الاولیاء مرشدِ کریم

علامہ حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب

زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر • چیئرمین نور ٹی وی

چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی • چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل

بانی محی الدین اسلامی میڈیکل کالج میرپور آزاد کشمیر، محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج انگلینڈ

بمقام: جامع مسجد محی الدین صدیقیہ سید حسین دینہ

بتاریخ: 13-12 اپریل 2015 بروز اتوار۔پیر

خطاب ذیشان: جگر گوشہ غوث الامت عظیم مذہبی سکالر، عالم باعمل، پیر طریقت رہبر شریعت

صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب

الداعی: خلیفہ مظہر اقبال صدیقی مہتمم دار العلوم محی الدین صدیقیہ سید حسین دینہ

CELL: 0323-9993038

المشتہر: صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

اداریہ

سوزِ صدیق ؓ

تاجدارِ صداقت، کشتۂ عشقِ رسالت، سید المتقین، الصدق الصادقین، مجمع الفضائل، افضل البشر بعد الانبیاء خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ کی ذاتِ گرامی وہ ذاتِ مسعود ہے۔ جنہیں عمر بھر امام الانبیاء ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا۔۔۔۔ ہجرت کے وقت رفیقِ سفر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔۔۔۔ سب سے پہلے رسالت کی تصدیق فرمائی اور پوری زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کردی۔۔۔۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جس مالی قربانی کی مثال آپ ؓ نے پیش فرمائی۔ اس کی مثال پوری تاریخ عالم میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی علالت کے وقت جس ہستی کو شرفِ امامت بخشا وہ آپ ؓ کی ذاتِ والا صفات ہے۔ جب سرزمینِ عرب پر مرتدین کے فتنے اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں نے سر اُٹھا کر انتشار پھیلانے کی کوشش کی۔ تو آپ ؓ نے ختمِ نبوت کے محافظِ اول ہونے کا اعزاز پا کر تمام فتنوں کو سختی سے کچل کر اسلام کا بول بالا فرمادیا۔۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ غارِ ثور میں تین دن تک کی رفاقت پر "لا تحزن ان اللہ معنا" کا اعلان بھی آپ ؓ کی شان ہے۔۔۔۔ جمع قرآن آپ ؓ کے عہدِ زریں کا وہ بے مثال اور عظیم کارنامہ ہے جو تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ سربلندی اسلام کے لئے اور رفاقتِ رسول کریم ﷺ کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خدمات سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اور ان کے نام کو تا ابد قائم رکھنے کے لئے کافی ہیں۔۔۔۔ شانِ صدیقی ؓ کو احاطہ تحریر میں لانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔۔۔۔ آپ ؓ کی زندگی تسلیم و رضا ایثار و قربانی اور عشقِ رسول ﷺ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔۔۔۔ عالمِ اسلام کے لاکھوں کروڑوں مسلمان نسبتِ صدیقی پر فخر کرتے ہیں۔

دوستو! مجلہ محی الدین کا یہ شمارہ حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ نمبر ہے۔ عاجزی کے ساتھ بارگاہِ صدیقیت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

آیئے! اُلفت و محبت سے مطالعہ فرما کر سوزِ صدیق ؓ کے طلبگار بن جاتے ہیں۔

جی ہاں دوستو!

بگڑی ہوئی بن سکتی ہے۔۔۔۔ عشق کی سوغات مل سکتی ہے۔۔۔۔ اس مرکزِ عشق سے ہی عشقِ رسول ﷺ کے انداز سیکھے جاسکتے ہیں۔

عشقِ رسول ﷺ کی انتہا کا عالم ہے۔ وصال سے پہلے وصیت فرماتے ہیں۔ کہ میری میت تجہیز و تکفین کے بعد میرے محبوب ﷺ کے روضہ اطہر کے سامنے رکھ دی جائے اور کہا جائے السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ ابوبکر ؓ آستانہ عالیہ پر حاضر ہے۔ اگر دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے اندر دفن کر دینا ورنہ جنت البقیع میں لے جانا۔ (شواہد النبوۃ علامہ جامی ؒ)

جب وصیت کے مطابق آپ ؓ کا جنازہ روضہ اطہر کے قریب لایا گیا۔ وہ کلمات پورے نہ ہوئے تھے۔ کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اوصلوا الحبیب الی الحبیب "حبیب کو حبیب سے ملا دو"۔۔۔۔ (تفسیر رازی ؒ)

یوں آپ ؓ کا مزار پہلوئے مصطفےٰ ﷺ میں بنا۔

۲۲ جمادی الثانی یوم سیدنا صدیق اکبر ؓ ہے۔ محافل سجا کر ماحول کو فیضانِ صدیقی سے معطر، منور کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اور پیغامِ صدیقی کو عام کیا جائے۔

الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ ؓ سوزِ صدیق ؓ دے

محتاجِ دعا

محمد عدیل یوسف صدیقی

یارِ غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

از: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار

بولے حضور ﷺ چاہئے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار

اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

قارئین کرام! دعا فرمائیں ہر بیمار کی صحت یابی کے لئے۔ آپ کا اپنا بھلا ہوگا۔
برادرِ طریقت محمد آصف امین صدیقی کی والدہ محترمہ کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ لعابِ دہن کے صدقے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اکابر صوفیاء میں سے ہیں۔ جن کے ہاں شریعت کی پاسداری اور طریقت سے وابستگی میں ایک توازن ہے۔ کشف المحجوب کا حرف حرف راہِ حق کی نشاندہی کر رہا ہے۔ کشف و وجد کے لمحات ہوں یا شرف و کرامت کے اظہار کے مناظر، کہیں بھی داتا رحمۃ اللہ علیہ کا قلم شریعت کی حدود سے بے باک نہیں ہوا۔ خالص اسلامی تصوف کے مبلغ کی حیثیت سے آپ کا ہر ارشاد ہدایت کا کفیل نظر آتا ہے۔ اسلامی عقائد کی حفاظت اور دین کے ارکان کی پابندی ہر سطر سے ہویدا ہے اس لئے آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اُٹھایا حدودِ شریعت کے حصار میں رہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک محترم صحابی ہیں۔ جن کی شان و عظمت کا بار بار زبان رسالت سے اظہار ہوا ہے۔ یہی اظہار داتا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے نشانِ منزل ہے۔ آپ تو اطاعت گزار صوفی تھے۔ لفظ لفظ کی حرمت کا احساس رکھتے تھے۔ اور جب بھی کوئی مناسبت پیدا ہوتی اس کا سچے جذبوں کے ساتھ اظہار کرتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اوصاف کا تنوع حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کے ہمیشہ پیشِ نظر رہا ہے اور آپ عظمتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نہ صرف قائل تھے بلکہ مبلغ بھی تھے۔ اوصاف حمیدہ کے شمار میں سے بڑا وصف آپ کا سابق الاسلام ہونا ہے اس پر داتا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد دیکھئے۔

''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رتبہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل و مقدم ہے اور یہ جائز نہیں کہ کوئی اس کے آگے قدم رکھے اور معنوی اعتبار سے مقدم ہو جائے کیونکہ آپ نے فقر اختیاری کو فقر اضطراری پر مقدم و افضل رکھا ہے یہی تمام مشائخ طریقت کا مذہب ہے۔''

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی افضلیت کا ایسے واشگاف الفاظ میں اظہار کیا

کہ کسی ریب وشک کا گمان نہ رہا۔ افضلیت کی ترجیح کے لئے کسی حوالے سے یا کسی واقعے کے تناظر ہیں۔ انحراف کی ہر کوشش کو بھی رد فرمادیا اور فتویٰ دے دیا کہ یہ تو ہر حال میں لائق تسلیم ہے۔ اس سے انکار کسی صورت جائز نہیں ہے یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے اکابر صوفیاء ومشائخ کو ذہن میں رکھئے اور پھر اس قول کی حمیت کا اندازہ لگائیے۔ بعد کے صوفیاء تو ان اکابر کے نقوش قدم کے راہی ہیں اُن کے ہاں تو سابقین کا طریقہ اور اعتقاد ہی ثبت ہے۔ اُن کا ذکر نہ کیجئے جو ہندومت سے متاثر ہوئے کہ ان کے اندر تصوف کا رسوخ نہ تھا۔ ورنہ داتا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اشارہ اجماع مشائخ کی خبر دے رہا ہے یہ اہل سنت کا اول روز سے عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ آج بھی اپنی سطوت رکھتا ہے اس پر حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کا حتمی اعلان سنئے۔

"دین میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام مسلمانوں کے امام عام ہیں۔ اور طریقت میں آپ تمام صوفیاء کے امام خاص ہیں۔"

اس متفق علیہ عقیدے کو واضح کرنے کے لئے حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ متعدد مقامات پر مختلف حوالوں سے اس کا بیان کرتے ہیں اور مومنین وسالکین کو اس پر جم جانے کی ترغیب دیتے ہیں فرماتے ہیں۔

"صفائے باطن کے لئے اصول وفروع ہیں۔ ایک اصل تو یہ ہے کہ دل کو غیر سے خالی کر دے اور فرع یہ ہے کہ مکروفریب سے بھرپور دنیا سے دل کو خالی کر دے۔ یہ دونوں صفتیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہیں اس لئے آپ طریقت کے راہنماؤں کے امام ہیں۔

اللہ اللہ کس قدر حمیت سے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ آپ طریقت کے راہنماؤں کے امام ہیں یہ نہیں فرمایا کہ آپ طریقت کے راہنما ہیں۔ راہنماؤں کے امام کہا۔ ذرا سوچئے۔ طریقت کے راہنماؤں میں کس کس کا نام آتا ہے۔ پھر اس دعویٰ کی دلیل دیتے ہیں کہ۔

"آپ کا قلبِ مبارک اغیار سے خالی تھا۔"

پھر اس دعویٰ کو تاریخی حقائق کی سند عطا کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

"حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ معلّٰی میں دل شکستہ ہو کر جمع ہوئے تو سیدنا فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے جس نے بھی یہ کہا کہ اللہ کے رسول کا انتقال ہو گیا ہے میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔"

اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بلند آواز سے خطبہ دیا کہ

خبردار! جو حضور ﷺ کی پرستش کرتا تھا وہ جان لے کہ حضور ﷺ کا وصال ہو چکا ہے۔ اور جو حضور ﷺ کے رب کی عبادت کرتا ہے تو وہ آگاہ ہو کہ وہ زندہ ہے جس کو موت نہیں ہے۔"

اس کے بعد یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ٥

"اور حضور ﷺ تو اللہ کے رسول ہی ہیں بے شک آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے تو کیا اب حضور ﷺ انتقال فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے۔"

مطلب تھا کہ اگر کوئی یہ سمجھ بیٹھا تھا۔ کہ حضور ﷺ معبود تھے تو جان لے کہ حضور ﷺ کا وصال ہو چکا ہے۔ اور اگر وہ حضور ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ ہے ہرگز اس پر موت نہیں آتی ہے۔ اس کے بعد اس کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یعنی جس کا دل فانی سے پیوستہ ہوتا ہے تو وہ فانی تو فنا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا رنج باقی رہ جاتا ہے لیکن جس کا دل حضرت حق سبحانہ سے لگا ہوا ہو تو جب نفس فنا ہو جاتا ہے تو وہ بقائے باقی دل کے ساتھ باقی رہتا ہے۔" اس کی مزید وضاحت کرتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ جس نے حضور اکرم ﷺ کو بشریت سے آنکھ سے دیکھا تو جب آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے آپ کی وہ تعظیم جو اس کے دل میں ہے باقی رہ جائے گی اور جس نے آپ کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھا تو اس کے لئے آپ کا تشریف لے جانا موجود رہنا

دونوں برابر ہیں اس لئے کہ اس نے آپ کی موجودگی اور حالت بقاء کو خدا تعالیٰ کی بقا کے ساتھ آپ کے تشریف لے جانے کو حق تعالیٰ سے واصل وفا ہوئے اور پلٹنے اور فنا ہونے والی چیزوں سے روگرداں ہو کر پلٹانے اور فنا کرنے والی ذات کی طرف متوجہ ہوتے دیکھا گویا اس نے قیام محول (پلٹنے والے وجود کو) محول (پلٹانے والی ذات) کے ساتھ قائم دیکھا۔ حق تبارک وتعالیٰ کی جس طرح تعظیم وتکریم کی جاتی ہے۔ اسی طرح اس نے وجود واصل کی تعظیم اور تکریم کی لہٰذا دل کی راہیں کسی مخلوق کے لئے نہ کھولے اور اپنی نظریں کسی غیر کی طرف نہ پھیلائے کیونکہ

"جس نے مخلوق پر نظر ڈالی وہ ہلاک ہوا جس نے حق کی طرف رجوع کیا وہ مالک ہوا۔"

یہ تشریحی عبارت اُس استقامت کے ثبوت میں ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کا ایمان کس قدر پختہ تھا اور آپ کی صلابت کس مقام پر تھی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس موقعہ پر آپ سب سے زیادہ جذباتی ہوتے اور اُس ہیجانی منظر کا ایک حصہ بن جاتے تو پھر ملت اسلامیہ کی کیا حالت ہوتی۔ ایسے روح فرسا لمحات تاریخی کردار کے حامل ہوتے ہیں کہ جذبے کس قدر بھی پر آفروختہ ہوں پابند و آداب رہنے چاہیں تا کہ قیادت ملت کا فرض ادا ہوتا رہے۔ حضرت داتاؒ اسی لمحے کو شرف و افضلیت کا معیار بناتے ہیں کہ اکابر امت کا حق ہوتا ہے کہ اضطرابی لمحات میں بھی راہنمائی کا حق ادا کریں۔ یہی وہ پیغام ہے جو مشائخ کے لئے بھی ہے کہ اُن کا شعور ہر حالت میں مستقیم رہے کہ راہبروں پر ذمہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے حضرت داتاؒ فرماتے ہیں کہ

"حق وصداقت کی راہ میں اگر تم صوفی بننا چاہو تو جان لو کہ صوفی ہونا حضرت صدیق اکبرؓ کی صفت ہے"۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کن کن حوالوں سے حضرت صدیق اکبرؓ کی عظمت آشکار کرتے ہیں۔ کشف المحجوب اس کی گواہ ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت داتاؒ کا قلبی جھکاؤ اس ستائش کی طرف ہے کہ رفعتِ شان بیان کرنے کا کوئی موقعہ بھی نظر انداز نہیں کرتے مثلاً تلاوت قرآن مجید کا ذکر ہے ظاہر ہے کہ ہر قاری قرآن اپنے آہنگ میں قرآن تلاوت کرتا ہے یہی

حال صحابہ کرامؓ کا تھا مگر تقابل کی داد دیجئے اور حضرت داتا گنج بخشؒ کا استخراج دیکھئے۔

ابتداء ہی میں عقیدت مندانہ طرز تحریر کا حسن ملاحظہ ہو۔

صحابہ کرامؓ میں سے شیخ الاسلام بعد از انبیاء خیر الانامؓ، خلیفہ وامام، تارکین دنیا کے سردار، صاحبانِ خلوت کے شہنشاہ، آفات دنیاوی سے پاک وصاف امیر المومنین سیدنا ابوبکر عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ صدیق اکبرؓ ہیں۔ پھر فرمایا:

"مشائخ طریقت نے ارباب مشاہدہ اور صاحبانِ علم وعرفان میں آپ کو مقدم رکھا ہے۔"

پھر ایک عظمت کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور بڑی دلبستگی سے اظہار کرتے ہیں۔ فرمایا۔

"حضرت صدیق اکبرؓ رات میں تلاوت قرآن کریم نماز میں کرتے تو نرم و آہستہ آواز میں تلاوت کرتے اور حضرت عمرؓ نماز پڑھتے اور بلند آواز سے کرتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم کس وجہ سے نرم و آہستہ آواز میں تلاوت کرتے ہو، انہوں نے عرض کیا۔ جس سے مناجات کرتا ہوں وہ خوب سنتا ہے۔ چونکہ میں جانتا ہوں وہ مجھ سے دور نہیں ہے اس کی سماعت کے لئے نرم یا بلند آواز سے پڑھنا دونوں برابر ہیں اور جب حضرت فاروق اعظمؓ سے دریافت فرمایا تو آپ نے عرض کیا۔

سوتے ہوئے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں یہ مجاہدے کی علامت ہے اور وہ مشاہدے کا نشان، مجاہدے کا مقام مشاہدے کے پہلو میں ایسا ہے جیسے قطرہ دریا ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عمر تم ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہو، جبکہ سیدنا فاروق اعظم حضرت عمرؓ جیسے بطل جلیل جن سے اسلام کی عزت ورفعت ملی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ میں سے ایک نیکی ہیں تو غور کرو کہ سارے جہاں کے لوگ کس درجہ میں ہوں گے۔

عظمتِ صدیق اکبرؓ کا اس قدر برملا اظہار حضرت داتا گنج بخش کی طبیعت کا اقتضاء ہے۔ اقتضاء ہر موقعہ پر اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ذرا ایک عقیدت مندانہ حوالہ دیکھئے۔

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ جس میں حضور اکرم ﷺ کو حوض کوثر پر دیکھا گیا کہ آپ کے دائیں بائیں کچھ لوگ ہیں۔ پوچھا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں جواب تھا۔ دائیں جانب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی بائیں جانب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

عظمتِ شان کا اس سے بڑھ کر اور کیا حوالہ ہو سکتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تو عظمت کے حوالے بار بار دیتے ہیں بلکہ مکرر دیتے ہیں۔

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر عقیدت کے سایوں میں یہ بیان پڑھتے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے قلبی جذبات کی تپش محسوس کیجئے یہی جذبات کا حسن ہر بیان پر طاری ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جذبوں سے لے کر عقائد کی طہارت تک رجحان طبع سے اعمال کی در و بست تک عقیدت ہی عقیدت کارفرما ہے کیوں نہ ہو کہ راست فکری کا حاصل یہی ہے۔ صدیق کو تسلیم کر لینا بھی صداقت آشنائی کا غماز ہوتا ہے۔ صادق و امین سے پیار ہی صدیق کا لقب عطا کرتا ہے۔ اور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اُن صوفیاء کے امام تھے جو صادق جذبوں کے امین تھے۔ جب صداقت درِ صدیق کی راہ دکھاتی ہے اور یہ راہ صوفیاء کرام نے دیکھ لی تھی۔

الغرض حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ آستانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر پورے خلوص اور کامل وابستگی کے ساتھ حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہی راست فکری ہر صاحب ایمان کو نصیب فرمائے۔ آمین۔ علامہ اقبال نے سچ کہا تھا کہ آپ وہ ہیں۔ ”جس سے بنائے عشق و محبت ہے اُستوار“

اور جسے یہ استواری نصیب ہوئی وہ سراپا سپاس بنا اور درِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حاضر ہو گیا۔

ایصالِ ثواب کیجئے نفع بخش عمل ہے

حافظ محمد نعیم نقشبندی صاحب کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں۔ جو عاشقِ درودِ پاک تھیں۔ اللہ کریم درجات میں بلندی اور شفاعتِ رسول ﷺ نصیب کرے۔

واُمتِ مرحومہ کے لئے

من تو شدم تو من شدی

از: ادارہ

سبحان اللہ محب و محبوب میں مماثلت دیکھیں اور قربان ہو جائیں

☆ حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک 63 سال۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بھی 63 سال۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کو وصال سے 15 روز قبل بخار ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی 15 روز قبل بخار ہوا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال پیر کے روز ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی وصال پیر کے روز ہوا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کو وصال سے 2 سال قبل زہر دیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی وصال سے 2 سال قبل زہر دیا گیا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کو یہودیوں نے زہر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی یہودیوں نے زہر دیا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کو زہر کھانے میں دیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی زہر کھانے میں دیا گیا۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کے کھانے میں ایک صحابی شریک ہو گئے تھے انہوں نے شہادت پائی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کھانے میں ایک صحابی شریک ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے بھی شہادت پائی۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کے دو داماد عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھی دو داماد عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے وصال سے پہلے مسواک مانگی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی وفات سے قبل مسواک مانگی تھی۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک چبا کر دی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک چبا کر دی تھی۔

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

چاروں خلفاء میں سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ چار برس کی عمر میں آپ کے باپ ابوقحافہ بت خانے میں لے گئے اور کہا:

"یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا انہیں سجدہ کرو"۔

جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے، تو فرمایا! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں۔ مجھے کپڑا دے۔ میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو پھر اپنے آپ کو بچا۔

وہ بت بھلا کیا جواب دیتا۔ آپ نے ایک پتھر اس کے مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا۔ اور قوت خداداد کی تاب نہ لا سکا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی۔ انہیں بہت غصہ آیا۔ انہوں نے تھپڑ رخسار مبارک پر مارا۔ اور وہاں سے آپ کی ماں ام الخیر کے پاس لائے۔ سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا! اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ

"اے اللہ کی سچی لونڈی۔ تجھے مژدہ ہو۔ اس آزاد بچے کا آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا یار و رفیق ہے۔ میں نہیں جانتی کہ وہ محمد (ﷺ) کون ہیں اور کیا معاملہ ہے"۔

اس وقت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کسی نے شر کی طرف نہ بلایا۔ یہ روایت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مجلسِ اقدس میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے۔ جبرئیل امین حاضر بارگاہ ہوئے۔ اور عرض کیا۔

"ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں"

یہ حدیث عوامی الفرش الی معاش العرش میں ہے اور اسے امام قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں بھی ذکر کیا ہے۔

جب سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے، یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں۔ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے داہنے دستِ اقدس میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور بائیں دستِ اقدس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لیا اور فرمایا۔

"ہم قیامت کے روز یوں ہی اُٹھائے جائیں گے"۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روزِ الست سے روزِ ولادت اور روزِ ولادت سے روز وفات اور روزِ قیامت سے ابدالآباد تک سردارِ مسلمین ہیں۔

سایہ مصطفےٰ ﷺ مایہ اصطفاء
عِزو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

عقیدتوں کا نذرانہ

از: ادارہ

گل بستانِ حکمت، نکہت و حسنِ صداقت ہے
رفیقِ مصطفیٰ ﷺ صدیق اکبر ؓ فخرِ اُمت ہے
انہی سے زہد و تقویٰ کے ہے ایوانوں میں رعنائی
جہانِ صدق پر صدیق اکبر ؓ کی حکومت ہے
ہو اب کیا گمراہی کا خوف جب پیش نظر سبطین
ابو بکر عمر عثمان حیدر ؓ کی قیادت ہے

رسالت کی صداقت کے نشانِ اولین تم ہو
یہی اک حرفِ حق ہے صاحبِ حق الیقین تم ہو
جہاں ارشاد فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ وہاں تم ہو
جہاں آرام فرما ہیں رسول اللہ ﷺ وہیں تم ہو

حلقہ احباب میں مثلِ نسیمِ بہار
عرصہ پیکار میں صورتِ تیغِ اصیل
خدمتِ دیں کے لئے بے بدل اس کا خلوص
جس کی نہیں ہے نظیر، جس کی نہیں ہے مثیل
ثانی ثور و سفر، ثانی قبر و نشور
رشکِ شہان جہان، اس کی حیاتِ جمیل
سعادت سے مشرف آج بھی صدیق اکبر ؓ ہے
میسر جس کو بعد مرگ بھی قربِ پیامبر ﷺ ہے

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ ایک مثالی شخصیت

از: علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

حاکم لوگ دنیا بنانے کے لئے سو سو طرح کے جتن کرتے ہیں۔ مگر سیدنا صدیق اکبر ؓ ہمیشہ ’’دنیا‘‘ سے کنارا کش رہے۔ خلافت کے فوراً بعد کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ نے پانی مانگا تو لوگوں نے پانی میں شہد ملا کر حاضر کیا۔ خلیفہ وقت نے یہ مشروب دیکھا تو رو پڑے۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ اس میں رونے کی کیا بات تھی۔ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں سرکار ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دور دور‘‘

ہم حیران ہوئے کہ کوئی نظر تو آ نہیں رہا پھر خدا جانے سرکار ﷺ کس کو ’’دور دور‘‘ فرما رہے ہیں۔ استفسار کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا مجسمہ ہو کر میرے سامنے آئی تھی۔ میں نے دھتکار دیا تو وہ چلی گئی مگر پھر آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھ سے بچ کر نکل جائیں گے لیکن آپ کے بعد آنے والے لوگ مجھ سے بچ کر نہیں نکل سکتے۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کہنے لگے۔ جب تم لوگوں نے یہ مشروب پیش کیا تو مجھے یہ واقعہ یاد آ گیا۔ اور میں ڈرا کہ کہیں دنیا مجھے بھی اپنی زلفِ گیرہ گیر کا اسیر نہ کر لے‘‘۔

دنیا سے بچنے کا یہی وہ اہتمام تھا جس نے خلافت سے قبل اور خلافت کے بعد آپ کے نفیس ذوق اور آپ کی پاک عادات میں ذرہ برابر تغیر نہ آنے دیا۔ وہ مسندِ خلافت پر بیٹھے تو اس سے پہلے خدمتِ خلق کے جو کام آپ کے معمول بنے ہوئے تھے۔ وہ اسی باقاعدگی کے ساتھ جاری رہے۔

خلافت سے قبل آپ مدینہ طیبہ سے پانچ چھ میل دور واقع بستی سخ میں رہا کرتے تھے۔ مگر معمول یہ تھا کہ روزانہ مدینہ منورہ آ کر ایک لاوارث بچی کی بکریوں کا دودھ دھویا کرتے۔ جب خلیفہ ہوئے اور اس بچی کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی تو اس نے کمال سادگی سے اپنا ردعمل ظاہر کیا۔ کہنے لگی۔ ’’اب ہماری بکریاں کون دوہے گا۔‘‘ حضرت صدیق اکبر ؓ کو معلوم ہوا تو فرمایا خدا کی

قسم! خلافت مجھے ان کاموں سے نہیں روک سکتی" چنانچہ خلافت کے زمانے میں برابر یہ خدمت سر انجام دیتے رہے۔اور کبھی کبھی بچی کے مویشیوں کو اپنی راجدہانی میں آپ گھما پھرا بھی لاتے کہ کہیں کھڑے کھڑے یہ اکتا نہ جائیں۔حضرت عمر فاروق ؓ کہتے ہیں۔کہ مدینہ میں ایک نابینا عورت تھی۔ہر طرح سے معذور اور لاچار۔۔۔میں اس کے گھر کے کام کاج کر دیا کرتا تھا۔یہ میرا روزانہ کا معمول تھا۔کہ میں صبح سویرے اس کے گھر جاتا اور جو خدمت بن آتی انجام دیتا۔

یہ سلسلہ برابر جاری رہا مگر کچھ دنوں کے بعد میں نے دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے بھی پہلے اا کر بڑھیا کے کام کر جاتا ہے۔مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کون ہے۔آخر یہ جاننے کیلئے ایک دن میں منہ اندھیرے بڑھیا کے گھر میں چھپ کر بیٹھ گیا جب وہ شخص آیا تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہ خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق ؓ تھے۔

مثالی کردار:۔لوگ اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔تو ان کے پیش نظر منفعت کا ایک پہلو یہ بھی ہوتا ہے۔کہ حکومت پا کر گراں قدر معاوضے وصول کریں گے۔اور عوامی خزانے کو بے دریغ اپنی منشا کے مطابق لٹائیں گے۔مگر یہ نرالے فرمانروا تھے۔کہ جو سریر آرائے حکومت تو ایک مدت تک تجارت کے ذریعہ روزی کماتے رہے۔اور مسلمانوں کے بیت المال سے انہوں نے ایک پیسہ تک وصول نہ کیا خلافت کے بعد کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ آپ کپڑے کے تھان کندھے پر ڈالے بازار میں جا رہے تھے۔کہ رستے میں حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت ابوعبیدہ ؓ سے ملاقات ہوگئی۔ان حضرات نے پوچھا امیر المومنین اآپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ فرمایا۔"روزی کمانے" عرض کی "آپ تو خلیفۃ المسلمین ہیں آپ کو محنت و مشقت کی کیا ضرورت" آپ کو معاوضہ وصول کرنے پر اصرار کیا تو اس خیال سے کہ تجارت میں جو وقت صرف ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں کی خدمت میں صرف ہو سکے۔آپ بیت المال سے معاوضہ وصول کرنے پر رضامند ہو گئے مگر یہ معاوضہ بھی بہت ہی قلیل تھا۔

چنانچہ بستر مرگ پر پوچھا" میں بیت المال سے اب تک کتنا وظیفہ لے چکا ہوں"

حساب کر کے بتایا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ میری فلاں فلاں چیز بیچ کر اتنی مالیت کی رقم مسلمانوں کے خزانے میں داخل کر دی جائے۔حضرت عائشہ ؓ کو وصیت کی کہ "بیٹی میری وفات کے بعد مسلمانوں کی چکیاں، برتن اونٹنی، غلام اور ان کی چادریں جو میں بچھایا کرتا تھا یہ سب کی سب چیزیں واپس کر دی جائیں"۔

بے غرض اور بے نفسی کا یہ تھا کردار۔جسے حضرت عمر فاروق ؓ نے دیکھا۔تو بے اختیار کہہ اُٹھے۔"ابوبکر" آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کر دیں۔"

ایک فلاحی ریاست کیلئے دوسری ضروری شرط یہ ہے کہ اس کا سربراہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتا ہوا اور اسے فیصلہ دیتے وقت کوئی لالچ کوئی خوف اور کوئی تعلق حق کا ساتھ دینے سے نہ روک سکے۔

معاشرے کا کمزور عنصر اپنے آپ کو اسی وقت محفوظ و مامون سمجھ سکتا ہے۔جب اسے اچھی طرح معلوم ہوا کہ حاکم وقت ہماری دادرسی میں کسی طاقت ور کا لحاظ نہیں کرے گا۔حضرت صدیق اکبر ؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے سب سے پہلے لوگوں کو جس بات کا یقین دلایا وہ یہی تھی۔کہ میں عدل و انصاف کی راہ میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کرونگا۔چنانچہ اپنے اولین خطبہ میں ارشاد فرمایا۔"لوگو! میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سب سے بہتر نہیں ہوں۔پس اگر میں اچھا کروں تو تم میری مدد کرو اگر برا کروں تو مجھ کو سیدھا کر دو۔سچائی ایک امانت ہے۔اور جھوٹ خیانت ہے یہاں تک کہ میں اس کا شکوہ دور کر دوں اور تم میں جو قوی ہے۔وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔جب تک میں انصاف نہ کر لوں"

سیدنا صدیق اکبر ؓ اور عشق رسول ﷺ

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر ؓ کی سیرت کے یوں تو ہزار درخشندہ پہلو ہیں۔مگر جو پہلو ان سب میں زیادہ روشن اور نمایاں نظر آتا ہے وہ آپ کا عشق رسول ﷺ ہے۔یہ وہ محور اور مرکز ہے۔جس کے اردگرد آپ کی ساری زندگی گھومتی معلوم ہوتی ہے۔اور ایک مصری فاضل کے

بقول آپ کی سیرت کا یہ وہ جوہر ہے جسے بے تکلف آپ کی شخصیت کے لئے "کلید" قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ کی زندگی میں عشقِ رسول ﷺ کی ابتداء کب ہوئی؟ ہم اسے آپ کے ایمان لانے کے روزِ اول ہی سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ مکہ کے ایک ممتاز تاجر تھے؛ انہیں خوب معلوم تھا کہ اسلام قبول کرنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ تاجرانہ منفعتوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر نہیں تھے۔ کسی معاشرے میں اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر ایک نئے مذہب میں شامل ہونا اس معاشرے سے بالکل ہی کٹ جانے کے مترادف ہے اور آج بھی دیکھ لیجئے۔ لوگ دل ہی دل میں ایک بات کے حق ہونے پر مطمئن ہوتے ہیں۔ مگر خاندانی، معاشرتی تجارتی اور بے شمار دوسری وجوہ کی بناء پر سرعام اس کے برحق ہونے کا اعتراف کرنے سے گھبراتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہوجائے، کہیں ایسا نہ ہوجائے۔

مگر سیدنا صدیق اکبر ؓ نے یہ دیکھنے کے باوجود کہ وہ اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر جس نئے مذہب میں داخل ہورہے ہیں۔ وہ صرف ایک فردِ واحد پر مشتمل ہے۔ پورے عرب سے کٹ کر اس ایک ذات گرامی سے جڑنا قبول کرلیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ نے یوں مردانہ وار خطرات و مصائب کے گلے میں باہیں کیوں ڈالیں؟ کہا جاسکتا ہے اور کہنا چاہیے کہ دینِ حق کی جاذبیت اور مقناطیسی کشش نے انہیں بے اختیار اپنی جانب کھینچ لیا مگر نفسیاتی لحاظ سے دیکھا جائے تو سرکار کی ذات پر ان کا عشق کی حد تک پہنچا ہوا اعتماد اس کا اصل سبب تھا۔ آپ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی سرکار کے گہرے دوست تھے۔ اور انہیں یقین تھا کہ میرا دوست جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے اس کے پیش کردہ دین پر ایمان لانے میں بھی ذرہ بھر تامل نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ ایمان لائے تو انہیں کن کن مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا اندازہ کچھ ہی لوگ کرسکتے ہیں۔ جنہیں ہوا کے رخ کے خلاف کسی انقلابی تحریک میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوا وہ تو زمانہ ہی دوسرا تھا۔ رواداری آزادی خیال اور

آزادی رائے جیسی اصلاحات کو کون سمجھتا؟

وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ ان پر ایسی ایسی سخت گھڑیاں اائیں کہ جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور لرزہ طاری ہوجاتا ہے۔ مگر تاریخ شاہد کہ وہ ایسے میں بھی چٹان بن کر رہے اور راہ صداقت میں ہر آفت کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا اور مصائب و آفات کی اس کیفیت میں عشقِ رسول ہی تھا جوان کی ڈھال بنا رہا۔

اسلام سے مشرف ہوئے تو عین اس ہجوم مشکلات کے زمانہ میں ایک بار ر الت مآب ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ خانہ کعبہ میں علی الاعلان قریش کے سامنے ا لام کی دعوت پیش کرنی چاہیے۔ چنانچہ اس کے بعد خود خانہ کعبہ میں گئے اور کفار کے اجتماع میں اس م کی حقانیت پر تقریر کی۔ وہ کیا تقریر تھی وہ کس ماحول میں کی جارہی تھی۔ اس کا اندازہ آج کی تبلیغ اور آج کے "مواعظ حسنہ" کو سامنے رکھ کر نہیں کیا جاسکتا۔ اور وہ تو برافروختہ اور مشتعل کفار کا مجمع تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نحیف و ناتواں جسم پر گھونسوں، مکوں اور لاتوں کی بارش شروع ہوگئی۔ کفار نے اتنا پیٹا کہ یہ محسوس ہونے لگا۔ کہ آپ چل بسیں گے۔ آپ کے قبیلہ کے لوگوں نے سنا تو وہ دوڑے آئے اور آکر آپ کو کفار کے نرغے سے نکالا۔ گھر لے جایا گیا۔ آپ بے ہوش تھے۔ کافی دیر بعد ہوش میں آئے۔ کیا خیال ہے کہ ان کی زبان سے کیا نکلا تھا۔ کیا انہوں نے پانی مانگا تھا۔ اپنی حالت کے متعلق استفسار کیا تھا؟ یا کسی طبیب و معالج کو بلوانے کا حکم دیا تھا؟ بے ہوشی ہونے کے بعد ایک مریض یا زخمی یہی باتیں کیا کرتا ہے۔ مگر اس عاشقِ رسول ﷺ کی زبان سے جو فقرہ نکلا وہ یہ تھا "رسول اللہ کہاں ہیں" سرہانے سے لگے ہوئے عزیز واقربا حیران تھے۔ کہ یہ عجیب ما جرا ہے خود موت کے دروازے پر دستک دے کر لوٹے ہیں اس کا خیال تک نہیں آیا۔ فکر ہے تو اس بات کی کہ سرکار ﷺ کہاں ہیں۔ اور کس حال میں ہیں؟ رشتہ دار غصے میں بڑبڑانے لگے۔ آپ کی والدہ سے کہا کہ اسے کچھ کھلاؤ تاکہ ہوش میں آئے مگر آپ نے کہا "اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جب تک رسول اللہ ﷺ کا روئے انور نہ دیکھ لوں۔" والدہ اس وقت تک مسلمان نہیں

ہوئی تھیں اور سرکار ﷺ اس زمانے میں مسلمانوں کی جماعت کے ہمراہ کسی پوشیدہ مقام پر رہتے تھے۔ وہ کیا جانیں کہ سرکار ﷺ کہاں ہیں؟ عذر کیا مگر بیٹے نے کہا۔ ''عمر بن خطاب ؓ کی بیٹی کے پاس جا کر معلوم کیجئے۔'' وہ گئیں اس کو ساتھ لے آئیں۔ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ فلاں جگہ ہیں۔ آپ بے قرار ہو گئے کہا ''مجھے ان کے پاس لے چلو'' اور یہ عجیب منظر تھا کہ ابو بکر صدیق ؓ جن کے خیر خواہ ابھی ابھی ان کی وفات کے خیال سے اندوگیں تھے والدہ کے کندھے کا سہارا لے کر حبیب کبریا ﷺ کو دیکھنے چلے تھے۔ یہ عشق رسول ﷺ ہی تھا جو انہیں کشاں کشاں لئے جا رہا تھا۔ حاضر ہوئے اور چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو سارے دکھ درد بھول گئے۔ بارگاہ رسالت میں خواہش پیش کی تو یہ پیش کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ کو بھی اسلام کی دعوت دیجئے۔ ممکن ہے یہ بھی اسلام کی دولت سے مالا مال ہو جائیں۔

جذبہ ایثار و وفا:

نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ میں اسلام کا پیغام سنایا۔ قریش کے اکابر اور امراء تو آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ مگر مجبور و غلام جو دوسروں کے رحم و کرم پر تھے آپ کی پکار پر لبیک کہنے والوں میں پیش پیش تھے۔ جب ان کے آقاؤں نے دیکھا کہ یہ لوگ ہمارے زر خرید ہو کر محمد عربی ﷺ کے لائے ہوئے دین کا دم بھرتے ہیں تو ظالموں نے ان بے کسوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیئے۔

نت نئی طرز ستم ایجاد کی جاتی کسی کو تپتی دوپہر میں ریت پر لٹا کر اذیت دی جاتی۔ کسی کو دہکتے انگاروں پر لٹا دیا جاتا یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا تھا کہ ایک تو مسلمانوں پر کفار کی دہشت طاری ہو جائے۔ اور دوسرے باقی ماندہ غلاموں کو پتہ چل جائے کہ اسلام قبول کرنے کا انجام کیا ہوگا۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے یہ مظالم دیکھے تو ان کا دل بھر آیا۔ وہ ایک ایک کے مالک کے پاس جاتے اور منہ مانگی قیمت دے کر ان مظلوموں کی رہائی کا سامان پیدا کرتے۔ درہم و دینار کی محبت تاجر کے ریشے ریشے میں رچی بسی ہوتی ہے۔ مگر سیدنا صدیق اکبر ؓ نے تجارت سے جو

روپیہ کمایا تھا۔ اسے بے دریغ اپنے آقا کے نام لیواؤں کی رستگاری پر لٹا دیا۔ حضرت بلال ؓ کے آقا کے پاس پہنچے اور حضرت بلال ؓ کی پیشکش کی۔ پانچ اوقیہ سونے پر بات طے ہو گئی۔ اور آپ حضرت بلال کو طے شدہ رقم ادا کر کے رہا کر لائے۔ بعد میں آپ نے سنا کہ وہ لوگوں کو کہتا پھرتا تھا کہ ابو بکر نے بلال کو خریدنے میں جلد بازی کی ورنہ میں چار اوقیہ سونا لینے پر بھی رضامند ہو جاتا۔ سیدنا صدیق ؓ نے فرمایا وہ اگر اس وقت سو اوقیہ سونے کا مطالبہ کرتا تو خدا کی قسم! میں اس سے بھی دریغ نہ کرتا۔

سیرتِ صدیق اکبر ؓ کا یہی وہ پہلو تھا۔ جس کا سب نے اعتراف کیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ کہا کرتے تھے۔ ''ابو بکر صدیق ؓ ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے سردار بلال کو آزاد کرایا۔'' تاریخ کے طالب علم اس عظیم الشان کارنامے کو پڑھتے ہیں۔ تو سرسری گزر جاتے ہیں۔ وہ ان اثرات و نتائج کو ذہن میں لانے کو کوشش نہیں کرتے۔ جو بعد میں اشاعت اسلام کا سبب بنے حضرت صدیق اکبر ؓ کے اس ایثار کو کمزوروں، ضعیفوں اور غلاموں نے دیکھا تو ان کے دل بے اختیار اسلام کے حق میں مسخر ہو گئے۔ اور قریش کے معقولیت پسند لوگوں نے سنا تو ان کا دل گواہی دے اُٹھا کہ ضرور یہ دین برحق ہے۔

کفار مکہ نے جب سفر معراج کے متعلق آپ سے پوچھا۔ کیا تمہاری عقل میں یہ بات آتی ہے؟ سیدنا صدیق اکبر ؓ نے جو جواب دیا۔ وہ عشق و یقین کی دنیا میں حشر تک یاد رہے گا فرمایا۔ ''خدا کی قسم! اگر محمد مصطفےٰ ﷺ اس سے بھی بڑی بات فرمائیں تو میں اس پر بھی ایمان لانے میں تامل نہیں کروں گا۔''

مختصر اُذکرِ جمیل: سیدنا ابوبکر صدیق ؓ

از: پروفیسر محمد عبدالخالق توکلی صاحب

بلا کسی تمہید کے ناکارہ توکلی نقل کرتا ہے کہ

حضرت فاروق اعظم ؓ بار بار حضرت صدیق اکبر ؓ سے کہا کرتے تھے۔ کہ آپ ؓ میرے تمام اعمالِ حسنہ اور عبادات لے لیجئے۔ اور غارِ ثور والی رات میں سے ساری نہیں تو آدھی یا چوتھائی دے دیں۔" بجواب اس کے حضرت صدیق اکبر ؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ عمر ؓ مجھے بھی اپنے کسی عمل پر بھروسہ نہیں۔ حضور خداوندی میں پیش کرنے کے لئے میں نے بھی صرف وہی رات رکھی ہوئی ہے۔ اُس رات میں ایک خاص بات یہ ہے۔ جو عوام کے سمجھنے کے لائق نہیں۔ اس رات میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا تھا۔ "لا تحزن ان اللہ معنا" "ان اللہ معنا میں ایک خاص رمز ہے۔۔۔ معنا میں صیغہ متکلم مع الغیر ہے۔ جس میں ابوبکر صدیق ؓ بھی داخل ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی معیت جیسی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ متحقق تھی۔ کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بالکل ویسی نہ سہی۔ مگر اپنے مرتبہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق ؓ پر تجلی معیت کا ایسا انکشاف ہوا کہ آپ ؓ پر معیت کی وہ حقیقت جو ذات بابرکات سراجاً منیراً رسول اللہ ﷺ پر وارد تھی۔ بتمامہ آپ ؓ پر وارد ہو کر حقیقت صدیقیت حاصل ہو گئی تھی۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ آپ ؓ کو مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کی سلطنت ظاہری اور باطنی اور حضور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا حامل ہونا تھا۔ اگر حقیقت معیت وارد نہ ہوتی تو اتنی بڑی مہمات (نازک حالات میں لشکرِ اُسامہ ؓ کی روانگی) مانعین زکوٰۃ کے ساتھ مبادمہ فتنہ ارتداد، جھوٹے کذابوں کا قلع قمع جنہوں نے نبوت کے دعوے کئے فتوحات بے مثل انتظام، سلطنت، عظیم ترین کارنامہ جمع قرآن الحکیم) کیونکہ امن انجام کو پہنچ سکتی تھیں۔۔۔ اور یہ ضروری بات ہے کہ حقیقت معیت انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور کسی پر نہیں کھلتی ہے۔ اولیاء اللہ پر معیت کا ظل کھلا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا خلیفۃ الرسول ﷺ ؓ کا وظیفہ ہمیشہ اللہ اللہ (اسم ذات) ہی رہا۔

ان اللہ معنا میں چھ سات اسرار اور بھی ہیں جو عوام کی سمجھ میں آنے کے نہیں۔۔۔ بعض بے وقوف لوگ حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ انہیں یہ خبر نہیں کہ ان حضرات ؓ کے اہلبیت طہار (خانوادہ نبوت) سے باہمی تعلقات کس درجہ محبت خیز تھے۔۔۔۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ سے اس حالت میں جبکہ آپ ؓ جوش و خروش کے عالم میں والدتی الصدیق مرتین فرما رہے تھے۔ پوچھا" کیا آپ ؓ بھی حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو جانتے ہیں" آپ ؓ نے جھوم کر دعا فرمائی"

"خدارا! جو شخص ابوبکر صدیق ؓ کو نہ سمجھے اسے کبھی صدیق نہ بنانا"

تین مرتبہ امام جعفر صادق ؓ نے یہی دعا کی۔ امام جعفر صادق ؓ حضرت محمد بن ابی بکر ؓ کے نواسے تھے۔ اور پھر آپ ؓ اس سلسلہ عالیہ میں بیعت ہوئے۔ جس کو آگے چل کر نقشبندیت کا خطاب دیا گیا۔ (ذکر محبوب از قبلہ امام خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدوی ؓ)

سیدنا و سیدی مجدد الف ثانی، مجدد اعظم حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی و ؓ فرماتے ہیں۔

"حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کی فضیلت باقی اُمت پر قطعی ہے۔ اور حضرت امیر ؓ (علی المرتضیٰ ؓ) نے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ؓ اپنی خلافت اور مملکت کے زمانہ میں بڑی بھاری جماعت کے سامنے فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابوبکر ؓ اور عمر ؓ اس امت میں سب سے بہتر ہیں۔ جیسا کہ امام ذھبی ؓ نے کہا ہے اور امام بخاری ؒ نے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت امیر یعنی علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا ہے۔ کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکر ؓ ہیں۔۔۔۔

نص قرآنی کے بموجب اس امت میں سے سیدنا صدیق اکبر ؓ سب سے بڑھ کر متقی اور اتقی۔ سورۃ الیل کی آیت کریمہ ہے۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس خیر الامم کا اتقی فرماتا ہے۔ تو پھر خیال کرنا چاہیے کہ اس کی تکفیر و تفسیق اور

تقلیل یعنی کافر، فاسق اور گمراہ کہنا کس قدر برا ہے۔امام فخر الدین رازی ؒ نے اس آیت سے سیدنا صدیق اکبر ؓ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے۔"

"حضرات شیخین ؓ (ابوبکر ؓ عمر ؓ) موت کے بعد بھی حبیب خدا ﷺ سے جدا نہ ہوئے۔"

حضرات شیخین ؓ اہل بدر سے بھی ہیں بیعتِ رضوان سے بھی مشرف ہیں۔

متفرقات (i) شبِ معراج مولا کریم جل شانہ نے حضرت صدیق اکبر ؓ کی آواز میں اپنے بے مثل حبیب ﷺ سے کلام فرمایا کسی بے مثل مقام پر دورانِ سفر قدرے گھبراہٹ سی محسوس فرمائی گئی۔

(ii) سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا "اللہ نے میرے سینے میں جو کچھ ڈالا (نازل فرمایا) میں نے وہ سارے کا سارا صدیق اکبر ؓ کے سینے میں ڈال دیا۔

(iii) ثانی اسلام و غار بدر و قبر (لاہوری درویش اقبال ؒ)

(iv) مرتبہ حضرت صدیق ؓ کا ہے
سید ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سواء

(v) سیدنا صدیق اکبر ؓ کا جنازہ حیات النبی ﷺ کا برملا اعلان کرتا ہوا نکلا۔خود بخود روضہ شریف (حجرہ مبارک) کا دروازہ کھل گیا اور روضہ شریف (قبر انور) سے آواز آئی۔ حبیب ﷺ کو حبیب ﷺ سے ملا دو" یہ آواز بھی نے سنی۔

(vii) جب آپ ؓ کے جسدِ اطہر کو لحد میں اتارنے لگے تو علی شیر خدا ؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔اصحاب ؓ نے اس کا سبب پوچھا۔فرمایا "جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے۔حضور سراجِ منیر ﷺ اپنے روضہ اقدس سے صدیق اکبر ؓ کی قبر انور میں تشریف لا کر لحد کو صاف فرما رہے ہیں۔اور ارشاد گرامی فرماتے ہیں۔"جس طرح غار کو غار یار ؓ نے صاف کیا تھا میں بھی صاف کر رہا ہوں کوئی کنکر وغیرہ نہ رہ سکے"۔(مفہوم روایت صحیحہ)

ہیچمدان کمترین راقم اطراف توکلی نے محترم مخلصم بزرگوارم جناب خلیفہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے درج بالا بے ربطی سی سطور نقل کئے۔بوجہ شدید علالت وغیرہ اب تھک چکا ہے۔اور ان متفرق اشعار پر اس بیان کو ختم کرتا ہے۔

وہ دیکھو تو غار کا منظر — کون ہے بیٹھا گود میں لے کر
سرور عالم ﷺ کا سرِ اقدس — سیدنا صدیق اکبر ؓ
یار ﷺ کے نام پہ مرنے والا — سب کچھ صدقہ کرنے والا
منزل عشق و صدق کا رہبر — سیدنا صدیق اکبر ؓ
وہ پاسبانِ ختم نبوت وہ یار غار ؓ — قائم ہے جس کے صدق سے کونین کا نظام
چاہو اگر دور ہوں ملت کی مشکلات — نافذ کرو خلافت صدیق ؓ کا نظام
اس بات پر سب اصحاب ؓ تھے متفق — اصحاب ؓ میں نہیں کوئی صدیق کا جواب

صدیق ؓ کیوں نہ بارِ خلافت اُٹھا سکے
جب دوش پر وہ روح نبوت ہوئے سوار

آپ اپنے محبوب پسندیدہ "مجلہ محی الدین" کو جن شہروں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

- ☆ خلیفہ مظہر اقبال صدیقی صاحب دار العلوم محی الدین صدیقیہ دینہ 0323-9993038
- ☆ علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب گجرات 0344-6211700
- ☆ قیصر سبحانی صدیقی صاحب قیصر کلاتھ ہاؤس کڑیانوالہ گجرات
- ☆ صوفی راشد نعیم صدیقی صاحب جلال پور جٹاں 0300-6273446
- ☆ محمد دانش صدیقی صاحب اسلامی یونیورسٹی انٹرنیشنل اسلام آباد 0323-6084087
- ☆ محمد ہمایوں صدیقی صاحب رحیم یار خاں 0332-0404054

اقوال مبارکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

انتخاب: صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی

☆ جب لوگ آپ کی مدح کرتے تو آپ یوں کہتے "خدایا۔ تو میرا حال میری نسبت بہتر جانتا ہے اور میں اپنا حال ان کی نسبت بہتر جانتا ہوں۔ خدایا تو مجھے بہتر بنادے اس سے جو وہ گمان کرتے ہیں۔ اور میرے وہ گناہ بخش دے جو ان کو معلوم نہیں۔ اور جو وہ کہتے ہیں اس پر مجھے گرفت نہ کر۔"

☆ لوگوں میں خدا کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ بندہ ہے جو گناہ کا سب سے زیادہ دشمن ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ تیرے باطن کا حال دیکھ رہا ہے جیسا کہ ظاہر کا حال دیکھ رہا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس مرد پر جس نے اپنی جان سے اپنے بھائی کی مدد کی۔

☆ جب تجھ سے کوئی نیکی فوت ہو جائے تو اس کا تدارک کر۔ اور اگر کوئی بدی تجھے آگھیرے تو اس سے بچ جا۔

☆ ہم ایک حرام میں پڑنے کے خوف سے ستر حلال کر چھوڑ دیا کرتے تھے۔

☆ جو شخص بغیر توشہ کے قبر میں جائے اس نے گویا بغیر کشتی کے سمندر میں سفر کیا۔

☆ شہوت کے سبب سے بادشاہ غلام بن جاتے ہیں اور صبر سے غلام بادشاہ بن جاتے ہیں۔ حضرت یوسف وزلیخا کے قصہ پر غور کرو۔

☆ جس شخص نے گناہوں کو ترک کیا۔ اس کا دل نرم ہو گیا۔ اور جس نے حرام کو ترک کیا اس کا فکر واندیشہ صاف ہو گیا۔

☆ سب سے کامل عقل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اتباع اور اس کے غضب سے بچنا ہے۔

☆ تاریکیاں پانچ ہیں اور ان کے چراغ پانچ ہیں۔ حُبِ دنیا تاریکی ہے۔ اور اس کا چراغ تقویٰ ہے۔ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔ قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ **لا الہ الا اللہ** ہے۔ آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ نیک عملی ہے۔ پل صراط تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے۔

☆ ابلیس تیرے آگے کھڑا ہے۔ اور نفس تیرے دائیں طرف اور خواہش نفسانی بائیں

طرف اور دنیا تیرے پیچھے اور اعضاء تیرے گرد اور جبار جل جلالہ تیرے اوپر ہے۔ ابلیس تو تجھے ترکِ دین کی طرف بلا رہا ہے۔ اور نفس معصیت کی طرف اور خواہش نفسانی شہوتوں کی طرف اور دنیا آخرت کو چھوڑ کر اسے اختیار کرنے کی طرف اور اعضاء گناہوں کی طرف اور حضرت جبار جل جلالہ جنت ومغفرت کی طرف بلا رہا ہے۔ پس جس نے ابلیس کی سنی اس کی روح جاتی رہی۔ جس نے ہوائے نفس کی سنی اس کی عقل جاتی رہی۔ جس نے دنیا کی سنی اس سے آخرت جاتی رہی۔ جس نے اعضاء کی سنی اس سے بہشت جاتا رہا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی سنی اس سے تمام برائی جاتی رہی اور اس نے تمام نیکی کو حاصل کر لیا۔

☆ بخیل کامل سات حالتوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ مر جائے گا اور اس کا وارث ایسا شخص ہوگا جو اس کے مال کو فضول خرچی سے اڑا دے گا۔ اور اطاعت خدا کے سوا کسی اور کام میں خرچ کرے گا۔ یا اللہ تعالیٰ اس پر کسی جابر شخص کو مسلط کر دے گا جو اس کا مال بلا اختیار اس سے چھین لے گا۔ یا کوئی شہوت نفسانی اس میں پیدا ہو جائے گی۔ جس سے وہ اپنے مال کو ضائع کر دے گا۔ یا سے گھر یا عمارت (جس کا انجام خرابی ہے) کے بنانے کا خیال آجائے گا اور اس کا مال صرف ہو جائے گا۔ یا اس مال کو حوادث دنیا میں سے کوئی حادثہ پیش آئے گا۔ جیسا کہ جل جانا یا غرق ہو جانا یا چوری ہو جانا یا مثل ان کے کوئی اور حادثہ یا اس کو کوئی مرض دائمی عارض ہو جائے گا۔ جس کے سبب سے وہ اپنے مال کو دواؤں میں خرچ کر دے گا۔ یا وہ اپنے مال کو کسی جگہ دفن کر کے بھول جائے گا اور نہ پائے گا۔

☆ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کی زینت ہیں۔ پرہیز گاری زینت ہے فقر کی۔ شکر زینت ہے دولتمندی کی۔ صبر زینت ہے بلا کی۔ تواضع زینت ہے شرف وبزرگی کی۔ حلم زینت ہے عالم کی۔ فروتنی وعاجزی زینت ہے طالب علم کی۔ احسان نہ جتانا زینت ہے احسان کی اور خشوع زینت ہے نماز کی۔

منقبت صدیق اکبرؓ

جب نہ سمایا کہیں عالم تخلیق میں
عشق نبی ﷺ ڈھل گیا پیکرِ صدیق ؓ میں
بیاں ہو کس سے شان صدیقِ اکبر ؓ کی
میسر جس کو خوشنودی رہی محبوب داور کی

وہ پہلا مرد مسلماں، خلیفہ اول
امیر صدق و شریعت، وہ افضل و اکمل

شناسائے حق، رازدارِ نبوت، صداقت کا معیار صدیقِ اکبر ؓ
صحابی ہے ہر کوئی سالارِ اُمت، صحابہ ؓ کا سالار صدیق اکبر ؓ
فدائی ہیں ختم نبوت کے ہم سب، ہے پہلا فدا کار صدیقِ اکبر ؓ
کبھی دینِ حق کیلئے رزم آرا، کبھی مونسِ غار صدیقِ اکبر ؓ

صدیق ؓ کی عظمت سے ہے کس شخص کو انکار
صدیق ؓ تھے اسلام کی عظمت کے علمدار
میدانِ تبوک اب بھی ہے اس بات پہ شاہد
اسلام کی خاطر وہ لٹا سکتے تھے گھر بار
خود رہبر اعظم ﷺ نے امام ان کو بنایا
کیا اور ابو بکر ؓ کی عظمت کا ہو معیار

ابو بکر ؓ سا نہیں کوئی اُمت میں دوسرا
لائے تو کوئی ڈھونڈ کے ان کی مثال
ان کے جلو میں جلوہ نما دیں کے پاسباں
عمر، عثمان و حیدر و بوذر و بلال ؓ

ہم خواب آج بھی ہے رسولِ ﷺ خدا کے ساتھ
ہر گام رہا جو نبوت کا ہم رکاب

عالم ہے آفتابِ رسالت سے مستفیض
لیکن عتیق ؓ سب سے زیادہ ہیں فیضیاب

آپ اپنے محبوب پسندیدہ "مجلہ محی الدین" کو جن شہروں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

☆	خلیفہ محمد شریف ڈار صدیقی صاحب لاہور 0321-4849639
☆	خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب آستانہ بہار نقشبند کاموکی 0300-7799744
☆	صاحبزادہ محمد صدیق صدیقی دار العلوم محی الدین صدیقیہ آزاد کشمیر 0345-7679375
☆	محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب نور ٹریڈرز گوجر خان 0345-5585092
☆	محمد سلیم صاحب کراچی 021-34221395
☆	حاجی محمد الیاس صدیقی صاحب لاہور 0300-943134
☆	راؤ محمد آصف صدیقی صاحب چیچہ وطنی 0345-7568633

آئینہ دل

از: حضرت علامہ محمد فرزان نقشبندی صاحب
فاضل درس نظامی (دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ)

کافر ہے مسلمان تو نہ شاہی نہ فقیری
مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی

آج چودہ سو سال سے زائد کا عرصہ بیت جانے کے باوجود دن بدن شانِ محمدی ﷺ کے تازہ بتازہ مظاہرے ہو رہے ہیں۔ شانِ احمدی ﷺ کا ظہور ہو رہا ہے۔ جس سے گلستان ایمان لہلہا رہے ہیں۔ عشق و محبت کے گلدستے کھل رہے ہیں۔ ہر دور میں اہل محبت اپنا اپنا حق ادا کر رہے ہیں۔ آج کے پُر آشوب دور میں جبکہ عام طور پر مسلمان صراط مستقیم اور شریعت کی راہوں سے برگشتہ ہو کر اسلام دشمن قوموں کی تہذیب و روش والی زندگی اختیار کر رہے ہیں۔

اور ملت اسلامیہ کے اولوالعزم و عظیم المرتبت روحانی پیشواؤں کا حیات بخش طرز عمل فراموش کرتے جا رہے ہیں۔ اس پُر فتن دور میں اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ ان عظیم و جلیل القدر شخصیتوں کی سبق آموز اور دینی و دنیوی افادیت سے بھرپور تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرانے کی موثر انداز میں جدوجہد کی جائے۔

معزز قارئین! جماعت اہلسنت کے نامور عالم دین مشہور و مقبول مقرر و خطیب مولانا محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب زید شرفہ وقت کی اس تبلیغی ضرورت اور اپنے پیر و مرشد کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اگر ایک طرف ملک کے گوشہ گوشہ میں ایمان افروز تقریر و خطابت کے ذریعہ مسلمانوں میں مذہبی زندگی کا جوش و ولولہ بیدار کر کے حق و صداقت کا پیغام دے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف گراں قدر اپنی تصنیف و تالیف سے قوم و ملت کی تعمیری خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔ مجلہ محی الدین آپ کا نہایت ہی کامیاب اور معلوماتی ماہنامہ ہے۔ جس میں جید علمائے کرام اور مشائخ عظام کے اعلیٰ پائے کے مضامین تحریر ہیں۔ جن کے پڑھنے سے دل کو

اطمینان اور ذہنی و روحانی سکون محسوس ہوتا ہے۔ اس میں زبان و بیان کا لب و لہجہ دلکش و عام فہم اختیار کیا گیا ہے۔

جی تو یہ چاہتا ہے کہ حضرت قبلہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کی کاوشوں کو مزید اُجاگر کرتا مگر

ہر لفظ کو کاغذ پہ اتارا نہیں جاتا
ہر نام سر عام پکارا نہیں جاتا

بس آخر میں انہی لفظوں پہ اختتام کرتا ہوں کہ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اللہ رب العزت جل شانہ حضرت صاحب کو اس پر جزائے عظیم عطا فرمائے۔ اہلسنت کیلئے مولانا حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کا وجود باعثِ افتخار ہے۔

☆	آپ اپنے محبوب پسندیدہ "مجلہ محی الدین" کو جن شہروں سے حاصل کر سکتے ہیں۔
☆	حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ دربار فیض بار نیریاں شریف آزاد کشمیر: 0333-5249094
☆	خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب دار العلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر 0306-6928335
☆	محمد رضا نقشبندی صاحب نقشبندی ہاؤس شاہی بازار ٹنڈو جام سندھ 0301-3520559
☆	علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب پرنسپل دار العلوم محی الدین صدیقیہ چڑہوئی آزاد کشمیر 0346-5188653
☆	المدینہ میڈیکل سنٹر، مین روڈ، سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
☆	ڈاکٹر محمد فیاض نقشبندی دار العلوم محی الدین محمدیہ غوثیہ صدیقیہ مظفر آباد آزاد کشمیر 0300-9112940
☆	خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب المدینہ ڈپو مین بازار کہو 0300-9146279
☆	پروفیسر داؤد حسین صدیقی صاحب دربار عالیہ ٹھیریاں شریف 0345-5454842

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت صوفی باصفاء فنافی الشیخ خلیفہ مجاز

آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

حضرت پیر حاجی محمد بشیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

دربارِ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ صدیق آباد شریف

مورخہ 02 اپریل 2015ء بروز جمعرات صبح 10 بجے 1 بجے دوپہر

بمقام:۔ مرکزی جامع مسجد صدیقیہ نقشبندیہ صدیق آباد شریف تحصیل برنالہ ضلع بھمبر آزاد کشمیر

صدارتی خطاب و دعا

جگر گوشہ حضور شیخ العالم حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

دربارِ عالیہ نیریاں شریف

فرزندانِ اسلام سے شرکت کی التماس ہے۔

صاحبزادہ محمد صدیق صدیقی نقشبندی دربارِ عالیہ صدیق آباد شریف
0345-7679375,0300-6447541
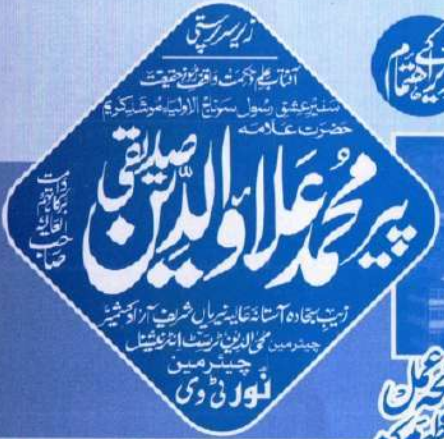
MOHI-UD-DIN ISLAMIC UNIVERSITY

Nerian Sharif, AJK
HEC Recognized Highest Category "W" "(A)"

PROGRAMS OFFERED

Admission Open
Fall 2014

GRADUATE

BBS 2 Years | B.Com 2 Years | BS (CS) 4 Years | BBA 4 Years

MASTER

B.A 2 Years | B.Sc/JDP (Physical Education) 2/1 Years | B.Ed 1 Year

MBA Executive 2 Years | MCS 2 Years | M.Com 2 Years | M.Sc (Physical Education) 2 Years | MA Urdu 2 Years

M.Sc Sociology 2 Years | MLIS Library Sciences 2 Years | M.A Education 2 Years | MA English /ELT 2 Years | M.Sc Mass communication 2 Years

M.Sc Mathematics 2 Years | M.A (Arabic, Islamiat) 2 Years | M.Ed 1 Year | M.Sc Chemistry 1 Year | M.A Persian 1 Year

M.Phil/MS & Ph.D

MPhil/Ph.D Islamic studies 2/3 Years | MPhil/Ph.D Education 2/3 Years | MPhil/Ph.D Mathematics 2/3 Years | MBA/MS It, finance 3.5 Years

Biotechnology 2/3 Years | Chemistry 2/3 Years | Biology 2/3 Years | Computer Science 3.5 Years

6 Months Shorts Courses
- English Language
- Computer science
- Libery Science

SALIENT FEATURES

- Permanent, experienced and foreign qualified faculty.
- Modern & quality education at affordable fee.
- Well equipped computer Labs and Library.
- Free hostel facility at Main Campus.

Prospectus Available at Following Places

Main Campus, Nerian Sharif, AJK, Ph: 05825-450282-3
Camp Office, I-9 Markaz, Near Police Station Islamabad
Ph: 051-4101539, 4859658-9 Fax: 051-4859657